حجاب قرآن مجید کی نظر میں

مؤلفہ: سیمین قزلباس

مترجمہ: سیدہ تحسین فاطمہ

حجاب عورت کی عفت اور حرمت کی حفاظت کا ایک مضبوط قلعہ ہے جو اسے ہر احتمالی فتنہ و فساد سے محفوظ رکھتا ہے۔

حجاب خاتون کی شخصیت اور عظمت کو نمایاں کرتا ہے، کیونکہ حجاب میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ وہ عورت کو دوسروں کی بری نظروں اور خواہشات کی اسیری سے بچاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں عورتیں اپنے پردے اور حجاب کی صحیح اور مکمل طور پر رعایت کرتی ہیں، اس معاشرے کا جوان بھی پرسکون ذہن کے ساتھ اپنے کام میں مشغول ہوتا ہے اور کسی بھی غیر ضروری اور خام خیالی سے دور، صحیح وقت پر، اطمینان اور خوشی سے، شادی کرنے اور اپنا گھر بسانے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

مقدمہ

حجاب لغت میں ڈھانپنا، پردہ، اور رکاوٹ کے معنی میں ہے۔ ایک نگہبان و محافظ کو حاجب کہتے ہیں؛ کیوں کہ وہ اغیار اور بیگانہ لوگوں کو ایک خاص ماحول اور جگہ میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔ لہٰذا عورت کا حجاب بھی نامحرم لوگوں کو جو دوسروں کے ناموس کی حرمت میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں روکتا اور منع کرتا ہے۔

"یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِن جَلَابِیبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِیمًا۔" (احزاب، آیت ۵۹)

اے پیغمبر، اپنی عورتوں، بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے کو ڈھانپ لیں تا کہ پہچانی نہ جائیں اور پریشانی میں مبتلا نہ ہوں اور خدا سب سے زیادہ مہربان اور بخشنے والا ہے۔

لفظ جلباب، چادر کے معنی میں ہے؛ یعنی عورت کا پورا جسم ڈھکا ہونا چاہیے تا کہ نازک پھول کی طرح بری نظر رکھنے والوں سے محفوظ رہ سکے۔

ذہن کی طہارت

گناہ اور گناہ کی فکر کو ذہن میں پیدا نہ کرنا اور باطل خیالات سے بچنا اسلام کی اہم تعلیمات کا حصہ ہے۔ کیونکہ انسان کا گناہ کے دلدل میں گرنے اور ناجائز تعلقات کی وجہ، اس کی کج فکری اور ذہنی بیماری ہے۔

جیسے کہ احادیث میں آیا ہے، بہت سے افراد زنا جیسے برے عمل میں مرتکب نہ ہوتے ہوئے بھی اپنے اندر زنا کی ذہنیت کو پروان چڑھاتے ہیں اور روحی و فکری اعتبار سے زنا جیسے ماحول میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ انسان کی تربیت کی جائے تا کہ اس کا ذہن پاک ہو اور وہ اچھی چیزوں کے بارے میں سوچے۔

نگاہ کی طہارت

اسلام کے تاکیدی احکامات میں سے ایک یہ ہے کہ نامحرم کو دیکھنے سے گریز کیا جائے کیونکہ اس کا سب سے زیادہ منفی اثر دل پر پڑتا ہے۔

اس مسئلہ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: "قُل لِّلْمُؤْمِنِینَ یَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِیرٌ بِمَا یَصْنَعُونَ" (سورہ نور، آیت ۳۰)

مومنین سے کہہ دو اپنی آنکھوں کو (نامحرم کو دیکھنے سے) نیچے کریں، اور اپنے دامن کی حفاظت کریں، یہ عمل ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، لوگ جو کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے۔

اسی طرح ایک حدیث میں پیغمبر اسلام فرمارہے ہیں: " اَلنَّظْرَۃُ سَھْمٌ مَسْمُومٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْس " (میزان الحکمہ، ج ۴، ص ۳۲۲)

نامحرم کو دیکھنا ایک ایسا زہر آلود تیر ہے جو شیطان، انسان کے قلب پر مارتا ہے۔"

آواز اور لہجے میں طہارت

اسلامی علماء نے تاکید فرمایا ہے کہ عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی آواز اور لہجہ کو نازک اور نرم بنا کر اس طرح ظاہر کرے جو نامحرم کو اکسانے کا باعث بنے۔ اس کے علاوہ نامحرم سے بات کرتے وقت جذباتی لفظوں کا استعمال کرنے سے پرہیز کریں اور اپنی تقریر میں سنجیدگی دکھائیں، تاکہ جن کا ایمان کمزور اور دل بیمار ہے، اس کا فائدہ نہ اٹھائیں۔

اخلاق اور کردار میں پاکیزگی

اسلام اجنبیوں کے درمیان کسی قسم کے جذباتی رابطہ کو منع کرتا ہے۔ لہٰذا کوئی بھی مرد اپنے بدن کے کسی بھی عضو سے عورت کے بدن کے کسی بھی عضو کو چھو نہیں سکتا۔ اسی لئے مصافحہ (ہاتھ ملانا) چومنا، اور نامحرم کے اعضائے بدن کو چھونا حرام ہے۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: " مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا ھُوَ یُصِیْبُ حَظّاً مِنَ الزِّنَا. فَزِنَا الْعَیْنَیْنِ اَلنَّظَرُ وَ زِنَا الْفَمِ الْقُبْلَۃُ وَ زِنَا الْیَدَیْنِ اَللَّمْسُ " (وسائل الشیعہ، ج ۲۰، ص ۱۹۱)

ہر انسان کسی نہ کسی طرح زنا میں مبتلا ہوتا ہے: آنکھوں کا زنا نامحرم کو دیکھنا ہے، ہونٹوں کا زنا غیر شرعی طریقے سے کسی چیز کو چومنا ہے، اور ہاتھوں کا زنا نامحرم کے بدن کو چھونا ہے۔

رفتار اور گفتار میں طہارت

ایک مسلمان عورت پر بدن کو ظاہری طور پر چھپانے کے علاوہ ضروری ہے اپنے رفتار و گفتار کے ذریعے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے وقت، ان اجنبیوں اور ایسے افراد سے جو بد نظر اور بد فکر ہیں فاصلہ بنا کر رکھیں۔

مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ نامحرم سے دوستانہ تعلقات اور اجنبی کے ساتھ بات کرتے وقت، پرہیزگاری، شرم و حیاء، انکساری اور وقار کے ساتھ ساتھ کم سخن ہو اور حد سے زیادہ گھلنے ملنے سے پرہیز کرے۔

سورہ نور میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: " وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ " (سورہ نور، آیت ۳۱)

اور خبردار عورت اپنے پاؤں کو پٹک کر نہ چلے کہ جس زینت کو وہ چھپائے ہوئے ہیں اس کا اظہار ہو جائے۔

زیورات اور زینت کا پردہ

مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بدن کے اعضاء کو چھپانے کے علاوہ ہر طرح کے زیور اور زینت کو نامحرم کی نظروں سے چھپائے، اور نامحرم کے سامنے ہر طرح کے میک اپ اور دکھاوے سے پرہیز کرے، تاکہ لوگ اس کی طرف متوجہ نہ ہو سکیں۔

اس مسئلہ کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالی نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: " وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔۔۔ " (سورہ نور، آیت ۳۱)

(اے ہمارے رسول) اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں علاوہ اس کے جو از خود ظاہر ہے کسی پر ظاہر نہ کریں۔

پردے کی حد

نامحرم کے سامنے عورت کے لیے حجاب کرنے کا حکم، شریعت کا ایک یقینی فیصلہ ہے جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے، قرآن کریم، فقہی احادیث اور احکام اس مسئلہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

لہٰذا پردے کے حوالے سے جن باتوں کا ذکر ہوا ہے اس کے علاوہ، سب سے اہم بات یہ ہے کہ مسلمان عورت پردے میں شرعی حدود کی پابندی کرے اور اپنے جسم کو نامحرموں اور اجنبیوں کی نظروں سے چھپائے۔

خلاصہ یہ کہ حجاب اسلامی کے بارے میں جتنی بھی باتیں یہاں بیان کی گئی ہیں، ان کی بازگشت مندرجہ ذیل دو بنیادی عنصر پر ہوتی ہے:

پہلا: پردے کے حدود کی رعایت، یعنی شرمگاہ کی حفاظت

دوسرا: غیر شرعی خودنمائی سے پرہیز کرنا

اسلام نے عورتوں سے چاہا ہے کہ وہ اسلامی پردے کی حد یعنی اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

حجاب کے حوالے سے قرآن مجید کی آیات اور روایات کے مطابق، عورت کا پورا بدن شرمگاہ کے حکم میں ہے، صرف اس کا چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اس قانون سے مستثنیٰ ہیں۔

لہٰذا خواتین کا حجاب (پردہ) ایسا ہونا چاہئے جو ان حدود کی رعایت کرے۔

سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا...'' (سورہ نور، آیت ۳۱)

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں " اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" کی قید سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حجاب کی صورت میں خواتین کو جس حصے کو ظاہر کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ قرآن مجید کی آیات کی بنیاد پر استثنیٰ ہوا ہے۔

دوسری طرف، ایک حدیث میں پیغمبر، اسماء (ابو بکر کی بیٹی) سے بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یَا اَسمَاء! " اِنَّ الْمَرأَةَ اِذَا بَلَغَتْ المَحِيْضُ لَمْ يَصْلَحْ اَنْ يُرى اِلَّا مِنْهَا هٰذَا وَ هٰذَا وَ اَشَارَ اِلٰى كَفِّهِ وَ وَجْهِه" اے اسماء! جیسے ہی ایک عورت بالغ ہو جاتی ہے اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اس کے بدن کا کوئی بھی عضو نا محرم اور اجنبی دیکھے سوائے اس کے اور اس کے، پھر اشارہ کیا اس کے چہرے اور ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیوں کی طرف۔

اس کے علاوہ، عورت کا پردہ اسلامی حجاب کے حدود کو پورا کرنے کے علاوہ ایسا ہونا چاہئے کہ جو بدن کی ساخت کو بھی چھپائے، دوسرے لفظوں میں اس کا کپڑا ڈھیلا ہونا چاہیے۔ دوسری جانب سے کپڑا ایسا نہ ہو کہ اس میں سے بدن دکھائی دے یعنی اس کا کپڑا اس طرح نہ بنا ہوا ہو کہ اس کے اندر سے اس کا عضو بدن نظر آئے۔

تسکین روح میں حجاب کا اثر

وہ خواتین جو ذہنی و فکری طور پر صحیح و سالم اور خود کے اندر احساس کمتری بھی محسوس نہیں کرتی ہیں انہیں دوسروں کی توجہ کو اپنی طرف جلب کرنے کی کوئی خواہش بھی نہیں ہوتی۔

لیکن وہ خواتین جو احساس کمتری کا شکار ہیں، وہ شہرت اور دکھاوے کا لباس پہن کر، رنگین اور جذاب کپڑوں کا استعمال کرکے گھر کے باہر نا محرم سے ملاقات کرتی ہیں، تاکہ اپنے اندر کے اس احساس کو ختم کر سکیں۔ لہٰذا شہرت اور دکھاوے کے کپڑے کے استعمال کرنے کی اصل وجہ احساس کمتری ہے۔ وہ مرد اور عورتیں جو کپڑے بدلنے اور مختلف رنگوں کے انتخاب میں مبالغہ آرائی اور جنون میں مبتلا رہتے ہیں، وہ ذہنی بیماری کی تلافی کے علاوہ کچھ نہیں کرتے ہیں۔ مختلف ماڈل اور رنگوں والے کپڑوں کا زیادہ پہننا ان کے احساس کمتری کو نمایاں کرتا ہے۔ عام طور پر لباس کی نوعیت اور اس کا انتخاب اور اس کے پہننے کا طریقہ اور چہرے اور رخسار پر آرائش کرنا یہ انسان کے باطن کی خبر دیتا ہے، اور جن لوگوں میں احساس کمتری اور کردار کی کمی موجود

ہوتی ہے وہ دکھاوے اور شہرت کا لباس پہن کر خود کے لیے مصنوعی اور فرضی شخصیت کے قائل ہوتے ہیں۔

کچھ احادیث میں بہت ہی خوبصورت انداز سے پردے کے طریقے اور احساس کمتری کے ذہنی امراض کے درمیانی تعلق کا ذکر کیا گیا ہے:

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ”کَفٰی بِالْمَرْءِ خِزْیاً اَنْ یَلْبِسَ ثَوْباً یَشْھُرُہ“ (شیخ کلینی، کافی، ج٦، ص ۴۴۵)

آدمی کی ذلت اور رسوائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ لباس شہرت پہنے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ حجاب، انسان کی روحی اور ذہنی سلامتی کی علامت ہے اور بے حجابی روحی بیماری اور احساس کمتری کی علامت ہے۔

ماڈرن حجاب اور اقدار کا زوال

بدحجابی (ماڈرن حجاب) عورت کی منزلت کو ختم کرکے اس کو ایک بے کار شے کے مانند پست و ذلیل کر دیتا ہے۔ وہ عورت جو دوسروں کے سامنے اپنے بدن کی نمائش کرتی ہے اور اپنے جنس سے متعلق ہر چیز کو سڑکوں اور بازاروں میں لے جاتی ہے، وہ درحقیقت چاہتی ہے کہ اپنی نسوانیت کے بھروسے اس معاشرے میں اپنی جگہ بنائے نہ کہ اپنے انسان ہونے کی وجہ سے، وہ اصل میں اپنے اس کام سے اعلان کرتی ہے کہ اس کے لئے بنیادی چیز اس کا عورت ہونا ہے نہ اس کہ انسان ہونا، نہ ہی اس کی سوچ اور نہ ہی اس کی کارکردگی۔

ایسی عورت ہر چیز سے پہلے خود کی اسیر ہوتی ہے اور وہ اس دکان والے کے مانند ہے، جو دکان کی سجاوٹ کو بدلنے کے بارے میں مسلسل سوچ رہا ہے اور یہ سجاوٹ اور خود نمائی اسے عظیم روحانی اقدار کے بارے میں سوچنے کا وقت نہیں دیتی۔ اس کے علاوہ بدحجاب اور انسانی شخصیت کی فاقد خواتین، جو عیش و عشرت اور سجاوٹ اور دکھاوے میں مصروف رہتی ہیں اور مزید دلچسپ میک اپ، زیورات اور زیادہ ہلکے رنگ کے

جوتے اور کپڑوں کی طرف مائل رہتی ہیں، عام طور سے یہ وہ عورتیں ہوتی ہیں جو روحانی سرمائے اور اخلاقی فضائل سے محروم ہیں۔ اور واضح ہے کہ اخلاقی خوبیوں سے محرومیت اخلاقی برائیوں کا سبب بنتی ہے، اور اخلاقی برائیاں انسان میں الہی اقدار کے زوال کا ذریعہ بنتی ہیں۔

ماڈرن حجاب اور جنسی استحصال

ماڈرن حجاب کے برے اثرات میں سے ایک اثر یہ ہے کہ ایسی خواتین آوارہ اور بد چلن مردوں کی ہوس کا شکار بنتی ہیں۔ گویا اس طرح کے لوگ ایسی خواتین کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک گرین سگنل کے مانند ہے جو ہمیں اپنی جانب دعوت دے رہی ہیں اور وہ خود بھی اسی ماحول کا ایک حصہ ہیں۔ اور یہی ان کی سوچ انہیں اس بات کی جرأت دیتی ہے کہ وہ ایسی خواتین کو اپنی ہوس کا شکار بنائیں۔

بزرگ خواتین کا پردہ

قرآن میں باریک بینی کے ساتھ اس مسئلہ کی طرف اشارہ ہوا ہے۔ پہلے بزرگ خواتین کو اجازت دی گئی کہ وہ خود نمائی کی نیت کے بغیر، اپنی چادر کو نامحرم کے سامنے اتار سکتی ہیں۔ لیکن آخر میں بیان ہوتا ہے: " اگر وہ باحجاب رہیں (یعنی اگر اپنی چادر کو نہ ہٹائیں) تو بہتر ہے۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کے حجاب کی کیفیت

تاریخ میں ذکر ہوا ہے کہ جب جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا، رسول اللہ ﷺ سے ملنے جایا کرتی تھی، تو جلباب (چادر) اور برقعہ (چہرے کو چھپانے والے کپڑے) کا استعمال کرتی تھیں۔

اس کے علاوہ حضرت زہرا سلام اللہ علیہا جو کہ حجاب کے سلسلے میں نمونہ عمل ہیں وہ بھی گھر سے باہر قدم رکھتی تھیں، اور حجاب کی رعایت کے ساتھ ایک سیرت پیش کرتی تھیں جیسے فدک کے مسئلہ میں مسجد میں حاضر ہونا۔

اس دردناک واقعہ میں ذکر ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا خاص حجاب اور پردے کے ساتھ، اپنے حق کے دفاع کے لیے مسجد تشریف لے گئیں۔

راوی اس واقعے میں جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے اس خاص حجاب کو اس طرح بیان کرتا ہے: " جناب فاطمہ زہرا سلام للہ علیہا نے گھر سے باہر نکلتے وقت اپنے مقنعہ کو سر پر مضبوطی سے باندھا اور چادر کو اس طرح سے اپنے اوپر ڈالا کہ جسم کا تمام حصہ چھپ گیا تھا، اور چادر کا سرا زمین پر خط دے رہا تھا، اور پھر وہ کچھ خواتین کے ہمراہ مسجد کی طرف تشریف لے گئیں۔

یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ جناب فاطمہ زہرا سلام للہ علیہا کا نامحرم کے سامنے اس طرح پردے میں جانا، بالکل اسی طرح تھا جس طرح خواتین کے پردے کا ذکر قرآن میں ہوا ہے یعنی خمار (مقنعہ) اور جلباب (چادر)۔اس طرح آپ اس حجاب اور پردے کو قرآنی و فاطمی حجاب (پردہ) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بچوں میں حجاب کی ثقافت اور تہذیب کو پیدا کرنے کے لیے والدین کے لئے کچھ مشورہ؛ جیسے:

- مائیں اپنی بچیوں کے لئے بھی چادر اور مقنعہ کا انتظام کریں۔
- کبھی بھی اپنی بچیوں کے سامنے اپنے پردے کے بارے میں شکوہ نہ کریں، بلکہ حجاب کے فوائد کے بارے میں انہیں بتائیں۔
- ہمیشہ اپنی بچیوں کے سامنے باحجاب عورتوں سے احترام کے ساتھ پیش آئیں۔
- اس کی پسند کی چادریں اور خوبصورت مقنعہ کے ساتھ اس کی حوصلہ افزائی کریں۔
- اس کی زندگی کے مختلف ادوار (جیسے یوم پیدائش، مدرسہ میں داخلہ۔۔۔وغیرہ) میں تصویریں حجاب کے ساتھ کھینچیں۔
- اس کی مناسب اور درست پردے والی تصویروں کو البم میں رکھیں، اور ان میں سے ایک کو فریم کرکے دیوار پر لگائیں۔

●لوگوں کے درمیان، اس کے حجاب میں دلچسپی کے بارے میں گفتگو کریں، اور اپنی رضایت کا بھی اعلان کریں۔

●اس کی چادر اور مقنعہ کو ہمیشہ صاف اور معطر رکھیں۔

●اپنے محلے کے علماء اور مذہبی رشتہ داروں کے یہاں زیادہ رفت وآمد کریں۔

●اس کو عفت اور حیاء سے متعلق اشعار سکھائیں۔

●مختلف جگہوں اور حالات کے مطابق مناسب پردے پر غور کریں۔

●بچیاں جب سن بلوغ پر پہنچ جائیں تو ایک دینی پروگرام کے تحت انہیں ضروری باتوں سے واقف کرایا جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انہیں تحائف سے نوازا جائے۔

●مختلف عبادت، زیارت، مجالس اور پروگرام کی یادوں اور مطالب کے بارے میں اس سے پوچھیں، اور اس سے کہیں ان یادوں اور مطالب پر ایک چھوٹا سا نوٹ بنا کر اپنی کلاس میں پیش کرے۔

●اپنی بچی میں حجاب کی عادت ڈالنے کے لیے، گھر کے باہر جاتے وقت حجاب کی پابندی شروع کرنے کی کوشش کریں۔

●گھر سے باہر نکلتے وقت اس کی خندہ پیشانی کے ساتھ مدد کریں تاکہ وہ مناسب پردے کے ساتھ گھر سے باہر نکلے۔

●نمازوں کو ادا کرنے پر زور دیں جن کا براہ راست تعلق پردے سے ہے، اور اس کے لیے نماز کی چادر بھی مہیا کرائیں۔

●رشتہ داروں اور دوستوں کے درمیان پردے کے موضوع پر گفتگو کریں۔

●اس کی عمر کو مد نظر رکھتے ہوئے، حجاب سے متعلق کتابیں مہیا کریں یا اسے کسی لائبریری کا ممبر بنائیں۔

● اس کے مختلف سوالات کے لئے محبت بھرا ماحول قائم کریں۔

● اس کو سوالات کا جواب دینے والے مراکز، علماء، تبلیغ کرنے والی خواتین اور سوالات کا جواب دینے والی کتابوں سے آشنا کروائیں۔

● حجاب کو اسلام کے دیگر موضوعات کے ساتھ بیان کریں۔

● حجاب کے بارے میں موجود غلط فہمیوں کی وضاحت فرمائیں اور انہیں دور کریں۔

● حجاب کے بارے میں جو شکوک و شبہات پیدا کیے جا رہے ہیں، ان کو بیان کریں، اور ان کا مناسب جواب دیں۔

● کوشش کریں اپنے بچوں کو کسی سے مقائسہ نہ کریں اور اس کے استعداد کے مطابق ہی اس سے امید رکھیں۔

● اس کو دینی انجمنوں اور مراکز کا ممبر بنائیں اور حالات فراہم ہوں تو مسجد بھیجنا نہ بھولیں۔

● حجاب کو صرف ظاہری حیاء، اور عفت سے وابستہ نہ ہونے دیں، بلکہ اس کا اثر حجاب کرنے والے کی گفتگو اور دوسرے اخلاقی پہلوؤں سے بھی ظاہر ہونا چاہیے۔

● اس سے بات کرتے وقت، مختلف حالات میں مناسب پردے کی راہ میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لیں، اور انہیں دور کریں۔

● اس کی ظاہری شکل کو دیگر دینی آداب و رسومات جیسے نماز اور دیگر فرائض جیسے اچھے کام کرنا، دوسروں کا احترام کرنا..... وغیرہ سے جوڑیں۔

● کوشش کریں کہ وہ باپردہ اور باحجاب لوگوں کو اپنی دوست بنائے۔

●اس کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اپنے عقائد اور خاص طور پر اسلامی حجاب کا دوسروں کے سامنے دفاع کر سکے۔

●اس کی مدد کریں کہ اپنے ہم عمر بچوں کے درمیان حجاب کے سلسلے میں موثر بنے اور پردے کی تبلیغ کرے۔

حجاب، قلعہ یا قید خانہ؟

حجاب کوئی قید نہیں ہے جس میں عورتیں بند ہیں بلکہ وہ ایک قلعہ ہے جو لٹیروں اور نااہل لوگوں کو داخل ہونے سے روکتا ہے۔

باحجاب عورتیں، اس محل میں رہنے والی خواتین ہیں جو اپنے عفت کے دائرے میں ناجائز طریقہ سے گھسنے والوں کو داخل نہیں ہونے دیتیں، اور اس قلعہ میں رہ کر اپنی عفت کی حفاظت کرتی ہیں۔

شرافت وہمدردی کا نقاب

خواتین اور لڑکیوں کو پروردگار نے جو عظمت اور منزلت عطا کی ہے، اسے وہ ہوا و ہوس کے سوداگروں کے ہاتھوں کچھ خطوط کے ردوبدل، ان کے اظہار محبت اور مسکراہٹ کے جال میں پھنس کر مخدوش نہ کریں۔

بدکردار اور شہوت پرست لوگ، شرافت کا نقاب اپنے چہرے پر ڈالتے ہیں اور عشق کا دکھاوا کرتے ہیں، اور جب وہ کسی لڑکی کی عصمت دری اور آبرو سے کھیل لیتے ہیں، تو اس کو اپنے پیروں تلے کچل دیتے ہیں، یا استعمال شدہ چیز کی طرح پھینک دیتے ہیں۔

مزاحم نگاہیں

جب آپ اپنے گھر کا دروازہ بند کرتے ہیں یا اپنی کھڑکیوں پر پردہ لگاتے ہیں تو دراصل اپنے گھر کو بیگانہ لوگوں کی نگاہوں سے یا نقصان پہنچانے والے حشرات سے محفوظ کرتے ہیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے: " پردہ حفاظت کا نام ہے محدودیت کا نہیں۔ "

لہٰذا آپ پردے کے ذریعے، بری نظر رکھنے والوں کے ارادوں کو ناکام کرتے ہیں۔

محافظ طہارت مریم

کوئی بھی جوہری اپنے جواہرات کو بغیر کسی حفاظت کے لوگوں کی نگاہوں کے سامنے نہیں رکھتا، کہ وہ اپنی چمک دمک سے لوگوں کی آنکھوں کو خیرہ، اور ان کے دلوں کو لبھائے، کیونکہ ایسی حالت میں جواہرات چوری ہو سکتے ہے۔

اگر عطر کی شیشی کو کھلا چھوڑ دیں گے تو اس کی خوشبو اڑ جائے گی۔ اگر موتی کو الماری یا صندوق میں بند کرکے نہ رکھیں تو وہ گم ہو سکتی ہے۔

اپنی عفت کے موتی کو کچھ خطوط، نگاہوں اور مسکراہٹ کے بدلے نہ بیچیں۔ عورت میں جو لطافت پائی جاتی ہے وہ ان بدکار اور شہوت پرست لوگ جو شرافت کا نقاب اپنے چہرے پر اوڑھ لیتے ہیں ان کے ہاتھوں پامال نہ ہونے دیں، کیونکہ ایسے لوگ اس کی عصمت دری کرنے کے بعد اسے دور پھینک دیتے ہیں یا اپنے پیروں تلے کچل دیتے ہیں۔

عورت اپنی اسی عصمت کی وجہ سے حضرت مریم علیہ السلام کی پاکیزگی کی میراث اور پہچان ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ وہ ہوس اور شہوت پرست لوگوں کے ہاتھوں کا کھلونا نہ بنے۔

عفت اور پاکیزگی وہ خزانہ ہے جو کسی سونے، چاندی، باغ، گھر یا کسی قیمتی چیز سے کم ارزش نہیں ہے۔

اگر اپنے گھر میں کھڑکی پر، باریک جالی نہ لگائیں گے، تو مچھر کے کاٹنے اور مکھیوں کی مزاحمت سے کبھی بھی امان میں نہیں رہ سکیں گے۔

جو یہ کہتے ہیں کہ صرف دل پاک ہونا چاہیے، جاہلوں کا اپنے کو بچانے کا ایک مغالطہ ہے۔ ورنہ پاک دل سے ایسا عمل سرزد نہیں ہونا چاہیے جو اس کی پاکی اور طہارت کے خلاف ہو۔

اگر آپ کہتے ہیں ایسا نہیں ہے؟ تو خدارا! ان لوگوں کی طرف دیکھئے جو اپنی رسوائی اور بے آبروئی کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو پشیمانی کے ساتھ اپنے سر پر مارتے ہیں، اور اپنی اس غفلت اور جہالت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

"جو شخص برے ماحول سے دوری اختیار نہ کرے وہ رسوائے زمانہ ہو جاتا ہے۔"

عفت کا لباس ہمیشہ سے صاف اور شفاف رہا ہے لہٰذا اس کے دامن پر گناہ کا دھبہ نہ لگنے دیا جائے۔

شروع سے ہی کسی بیگانے کو نجابت کی کھیتی میں داخلے کی اجازت نہ دی جائے کہ کہیں وہ عصمت کے پھولوں اور شاخوں کو کچل ڈالے۔

نتیجہ

پاکدامنی ایک ایسا قیمتی گوہر ہے کہ جس کی ہزارہا آنکھوں سے حفاظت ہونی چاہیے۔ کیونکہ اگر یہ گوہر غائب ہو گیا تو دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور اگر یہ موتی ٹوٹ گیا تو دوبارہ جڑ نہیں سکتا۔ لہٰذا ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ عفت کے لٹیروں اور حجاب کے سرمایہ کو برباد کرنے والوں سے ہم خود کی حفاظت کریں۔

حوالہ جات:

✷ قران کریم، سورہ احزاب، آیہ ۵۹

✷ سورہ نور، آیہ ۳۰

✷ بحار الانوار، ج ۴، ص ۳۱۱

✷ سورۃ احزاب، آیہ ۳۲

✷ وسائل الشیعہ، ج ۴، ص ۱۳۸

✷ سورہ نور، آیہ ۳۱

✷ سورہ نور، آیہ ۳۱